WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ

16 مارچ 2012 تا 15 مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

WWW.PILDAT.ORG

سٹیزنز رپورٹ

قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ

16 مارچ 2012 تا 15 مارچ 2013

سول ملٹری تعلقات | مارچ 2013

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ
اشاعت: مارچ 2013

آئی ایس بی این: 978-969-558-333-9

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔ پلڈاٹ
اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان
ٹیلیفون: 345-123-111 (92-51+) فیکس: 3078-226 (92-51+)
E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

فہرست

پیش لفظ

خلاصہ

ابتدائیہ 09

آئینی مینڈیٹ 09

قائمہ کمیٹیوں کے اختیارات 09

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع 10

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس2012-2013 11

اجلاسوں کی تفصیلات 13

اختتامیہ 17

جدول

جدول نمبر1: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے ممبران 10

جدول نمبر2: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس2012-2013 11

جدول نمبر3: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس2008-2013 11

جدول4: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاسوں پر ایک نظر 16

گراف 1: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے ہر سال ہونے والے اجلاس 11

پیش لفظ

پلڈاٹ کی جانب سے تیارکردہ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کی رپورٹ میں تیرہویں قومی اسمبلی کے 16 مارچ، 2012 سے 15 مارچ، 2013 تک پانچویں پارلیمانی سال کے دوران قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس رپورٹ کی تیاری کا مقصد پاکستان میں دفاع وقومی سلامتی کے امور پر پارلیمانی نگرانی کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ رپورٹ پلڈاٹ کے گزشتہ چار سالہ تجزیے کا تسلسل ہے۔

پلڈاٹ کو اس امر کا ادراک ہے کہ ملک میں براہ راست اور بالواسطہ فوجی مداخلتوں کی وجہ سے پارلیمنٹ اور پارلیمانی کمیٹیاں پوری طرح سے پنپ نہیں سکیں۔ اس لیے اس رپورٹ کا مقصد پارلیمانی کمیٹیوں کی مجموعی کارکردگی میں بہتری لانے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ اس رپورٹ کا مقصد پارلیمانی کمیٹیوں کے کام پر تنقید نہیں بلکہ پاکستان کی مخصوص سلامتی کی صورتحال کے تناظر میں پارلیمنٹ کی دفاع اور سلامتی کے شعبے پر نگرانی اور پالیسی سازی کے حوالے سے کارکردگی کا جائزہ پیش کرنا ہے۔

اس رپورٹ کا مقصد آئین پاکستان کی روشنی میں پارلیمنٹ کو دفاع وقومی سلامتی کے شعبے پر پارلیمانی نگرانی دیئے گئے اختیارات کے استعمال کا جائزہ لینا ہے اور پارلیمنٹ اور اس کی کمیٹیوں کو انتظامیہ کے دیگر شعبوں کی طرح دفاع وقومی سلامتی کے شعبے کی نگرانی کے لیے تحقیق پر مبنی، بامقصد اور غیر جانبدارانہ مدد فراہم کرنا ہے۔

اظہار تشکر

یہ رپورٹ پراجیکٹ منیجر پلڈاٹ خرم ملک اور جوائنٹ ڈائریکٹر پلڈاٹ آسیہ ریاض پر مشتمل ٹیم نے صدر پلڈاٹ احمد بلال محبوب کی سربراہی میں تیار کی ہے۔

اعلان دستبرداری

پلڈاٹ کی ٹیم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ میں شامل اعداد وشمار اور جائزہ درست ہو اگر کوئی غلطی ہوئی تو یہ غیر دانستہ تصور کی جائے گی۔

اسلام آباد

مارچ 2013

خلاصہ

گزشتہ پارلیمانی سال میں (مارچ 2012۔ مارچ 2013) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے 9 اجلاس منعقد ہوئے۔ اپنی مدت کے کل پانچ سالوں میں کمیٹی نے 45 اجلاس منعقد کیے جس کی فی سال اوسط 9 بنتی ہے۔

ان 45 اجلاسوں میں سے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے 9 اجلاس پی آئی اے کے امور پر کیے، 9 اجلاس میں مختلف بلوں کا جائزہ لیا گیا، 6 اجلاس سول ایوی ایشن اتھارٹی کے معاملات پر ہوئے مختلف دفاعی اداروں کے 5 دورے کیے گئے، 4 اجلاس مختلف دفاعی تنصیبات پر حملوں کے تناظر میں ہوئے، دو اجلاس بلوچستان، دو انسداد دہشت گردی کی پالیسی کا جائزہ لینے، ایک سوات میں فوجی آپریشن اور ایک اجلاس دفاعی بجٹ کا جائزہ لینے کے لیے منعقد کیا گیا۔

ایک اور مایوس کن عنصر یہ ہے کہ اس سال کمیٹی نے دفاعی بجٹ کا جائزہ نہیں لیا جبکہ چوتھے پارلیمانی سال میں اس نے دفاعی بجٹ کا جائزہ لیا تھا۔ اپنی پانچ سالہ مدت کے دوران قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے صرف ایک بات دفاعی بجٹ کا جائزہ لیا۔

اس مدت کے دوران، قائمہ کمیٹی نے مسلح افواج اور ذیلی اداروں سے بریفنگس لیں اور جی ایچ کیو، ائر ہیڈ کوارٹر اور نیول ہیڈ کوارٹر کا دورہ کیا۔ سیکریٹری دفاع نے بھی کمیٹی کو دفاعی تنصیبات پر حملوں اور سیکورٹی اداروں کی جانب سے جوابی کارروائی پر بریفنگ دی۔

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے گزشتہ سال کی کارکردگی کے تجزیئے کی طرح اس سال بھی کمیٹی کی کارکردگی میں کچھ خاص قابل ستائش بات نہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے تجویز کردہ اصلاحات آج بھی لاگو ہوتی ہیں کیونکہ ان پر کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی۔

ابتدائیہ

سلامتی کے امور پر پارلیمانی نگرانی سے متعلق IPU-DCAF کی کتاب "اصول، طریقہ کار اور طرزعمل" کے مطابق موثر پارلیمانی نگرانی کیلئے چار درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

i۔ واضح طور پر بیان کردہ قانونی اور آئینی اختیارات
ii۔ روایتی طریقے
iii۔ وسائل اور مہارت اور
iv۔ سیاسی عزم[1]

آئینی اختیار

انتظامیہ پر پارلیمانی نگرانی کا اصول آئین پاکستان میں درج ہے۔ پارلیمانی اختیارات میں بنیادی طور پر قانون سازی اور بجٹ کی منظوری شامل ہیں۔ ان اختیارات کو قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیوں سے متعلقہ قوائد وضوابط میں مزید بیان کیا گیا ہے۔

پاکستان کی مخصوص سیاسی تاریخ کے تناظر میں دفاع وسلامتی کے شعبے میں پارلیمانی نگرانی کا تصور جڑ نہیں پکڑ سکا۔ اس کی بنیادی وجوہات میں "سیاسی عزم کی کمی، فوج کا خوف، نااہلیت اور سیکورٹی اداراں کی جانب سے رکاوٹ شامل ہیں"[2]۔

قومی اسمبلی میں زیادہ تر قائمہ کمیٹیاں وفاقی حکومت کی وزارتوں اور ڈویژنز سے متعلق قائم کی جاتی ہیں۔ قائمہ کمیٹیوں کا کام متعلقہ قانون سازی اور متعلقہ وزارت یا ڈویژن کی کارکردگی کو زیر بحث لانا ہے۔

قائمہ کمیٹیوں کے پاس ایوان کی اجازت کے بغیر بھی اپنے متعلقہ امور کے حوالے سے گواہوں کو بلانے، سرکاری ریکارڈ طلب کرنے، حلف پر بیان لینے کے وسیع اختیارات موجود ہیں۔

قائمہ کمیٹیوں کے اختیارات

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹیوں کے اختیارات اور قواعد کو قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کی شق 198 میں بیان کیا گیا ہے۔

1) حکومت کی ہر وزارت کی ایک قائمہ کمیٹی ہوگی۔
2) ہر کمیٹی ان موضوعات کو نمٹائے گی جو قواعد کے تحت سرکاری کام کے انصرام اور تعین کے لیے ڈویژن یا وزارت کو جس سے یہ متعلق ہو تفویض کیے گئے ہوں یا کوئی دوسرا ایسا معاملہ جو اسمبلی کی جانب سے اسے بھیجا گیا ہو"۔

شق 201(1) میں مزید بیان کیا گیا ہے" کمیٹی اس مسودہ قانون، موضوع یا معاملہ پر غور کرے گی جو اسمبلی یا اسپیکر، جیسی بھی صورت ہو، نے اس کے سپرد کیا ہو اور اسمبلی یا اسپیکر کو قانون سازی کی تجاویز سمیت اگر کوئی ہوں تو ایسی سفارشات پر مشتمل رپورٹ پیش کرے گی جنہیں وہ ضروری سمجھے۔ کسی مسودہ قانون کی صورت میں کمیٹی اس امر کا بھی جائزہ لے گی کہ آیا مسودہ قانون دستور کی خلاف ورزی کرتا ہے، اسے نظرانداز کرتا ہے یا بصورت دیگر اس کے مطابق نہیں ہے"۔

شق 201(4) میں کہا گیا ہے کہ " کمیٹی متعلقہ وزارت اور اس سے منسلک سرکاری اداروں کے اخراجات، انتظامیہ، تفویض کردہ قانون سازی، عرضداشت ہائے عامہ اور پالیسیوں کا جائزہ لے سکتی ہے اور نتائج تحقیق اور سفارشات پر مشتمل اپنی رپورٹ وزارت کو پیش کرسکتی ہے اور وزارت اپنا جواب کمیٹی کو پیش کرے گی"[3]۔

قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی برائے دفاع

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع قومی اسمبلی کے قواعد انضباط کار2007میں دی گئی 30دن کی مدت کے اندر دیگر قائمہ کمیٹیوں کے ہمراہ 24اپریل 2008کو منتخب ہوئی۔

کمیٹی چیئرپرسن کے انتخاب کے بعد ہی فعال ہوتی ہے اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی چیئرپرسن ایک سال بعد منتخب کی گئیں اور 17فروری 2009 کو پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کی نوابشاہ، سندھ سے منتخب ہونے والی رکن ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو چیئرپرسن منتخب ہوئیں۔کمیٹی کا پہلا اجلاس اس انتخاب کے دو ماہ کے بعد 28اپریل 2009 کو ہوا۔ قائمہ کمیٹی نے پانچ سال مارچ2008 تا مارچ2013 کے دوران 45اجلاس منعقد کیے جس کی سالانہ اوسط 9اجلاس بنتی ہے۔اس نے2008-2009میں ایک اجلاس 2009-2010میں 14 اجلاس 2010-2011میں 12، 2011-2012 میں 9اور 2012-2013میں بھی 9ہی اجلاس منعقد کیے۔

کمیٹی کے جماعتوں کے حساب سے رکنیت جدول 1 میں دی گئی ہے۔قواعد کے مطابق متعلقہ وزیر کمیٹی کا بلحاظ عہدہ رکن ہوتا ہے۔

جدول 1: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے ممبران [4]

جماعت	کمیٹی اراکین کی تعداد
پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین (پی پی پی پی)	8
1. ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو، ایم این اے کمیٹی چیئرپرسن (این اے 213، نوابشاہ-I، سندھ)	
2. نوابزدہ ملک عماد خان، ایم این اے (این اے 71، میانوالی-I، پنجاب)	
3. کیپٹن (ر) رائے غلام مجتبیٰ کھرل، ایم این اے (این اے 143، اکاڑہ-I، پنجاب)	
4. سید حامد سعید کاظمی (این اے،192، رحیم یار خان ج-1، پنجاب)	
5. نواب عبدالغنی تالپور، ایم این اے (این اے 231، دادو-I، سندھ)	
6. ڈاکٹر طلعت مہیسر، ایم این اے (این اے 233، دادو-III، سندھ)	
7. ڈاکٹر عبدالوحید سومرہ، ایم این اے (این اے 237 ٹھٹھہ-I، سندھ)	
8. سردار نبیل احمد گبول، ایم این اے (این اے 248، کراچی-X، سندھ)	
پاکستان مسلم لیگ۔نواز	6
9. سردار مہتاب احمد خان، ایم این اے (این اے17، ایبٹ آباد-I، خیبر پختونخواہ)	
10. سردار شاہد خاقان عباسی (این اے50، راولپنڈی-1، پنجاب)	
11. ایاز امیر، ایم این اے (این اے 60، چکوال-I، پنجاب)	
12. شیخ روحیل اصغر، ایم این اے (این اے 124، لاہور-VII، پنجاب)	
13. بلال احمد ورک، ایم این اے (این اے 136، ننکانہ صاحب شیخوپورہ، پنجاب)	
14. بیگم عشرت اشرف، ایم این اے (این اے 273، پنجاب-I)	
پاکستان مسلم لیگ (پی ایم ایل)	3
15. مخدوم سید فیصل صالح حیات، ایم این اے (این اے 88، جھنگ-III، پنجاب)	
16. ملک نعمان احمد لنگڑیال، ایم این اے (این اے163، ساہیوال-IV، پنجاب)	
17. سردار طالب حسن نکئی، ایم این اے (این اے 142، قصور-V، پنجاب)	
متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم)	1
18. شگفتہ صادق، ایم این اے (این اے 319، سندھXII)	
عوامی نیشنل پارٹی (اے این پی)	1
19. سید حیدر علی شاہ، ایم این اے (این اے 16، ہنگو، خیبر پختونخواہ)	
آزاد	1
20. جاوید حسین، ایم این اے (این اے 39، قبائلی علاقے-IV، فاٹا)	
کل تعداد	20

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس:2012-2013

گزشتہ پارلیمانی سال (مارچ2012 سے مارچ2013) میں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے 9اجلاس منعقد کیے۔

پانچ پارلیمانی سالوں میں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے کل 45اجلاس منعقد کیے جس کی فی سال اوسط 9 بنتی ہے۔

پانچویں پارلیمانی سال کے دوران قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے مندرجہ ذیل چار بل منظور کیے۔

i۔ ائرپورٹ سیکورٹی فورس (ترمیمی) بل، 2011

ii۔ میری ٹائم سیکورٹی (ترمیمی) بل، 2012

iii۔ ڈیفنس ہاوسنگ اتھارٹی اسلام آباد بل 2013

جدول2: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس: 2012-2013

مہینہ	منعقدہ اجلاسوں کی تفصیلات
اپریل۔2012	01
مئی۔ 2012	01
جون۔2012	01
جولائی۔2012	00
اگست۔2012	00
ستمبر۔2012	01
اکتوبر۔2012	01
نومبر۔2012	01
دسمبر۔2012	01
جنوری۔ 2013	00
فروری۔2013	02
کل تعداد	09

iv۔ سروے اینڈ میپنگ بل 2013

ائرپورٹ سیکورٹی فورس ترمیمی ایکٹ2012 دونوں ایوانوں سے پاس ہوکر قانون بن چکا ہے۔

جدول3: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاس: 2008-2013

پارلیمانی سال	اجلاسوں کی تفصیلات
2008-2009	01
2009-2010	14
2010-2011	12
2011-2012	09
2012-2013	09
کل تعداد	36

گراف1: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے ہر سال ہونے والے اجلاس

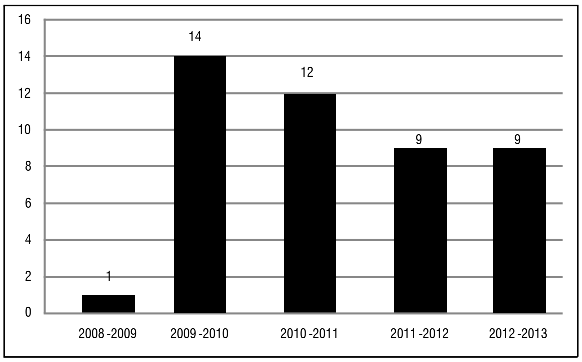

اجلاسوں کی تفصیلات

3 اپریل 2012: پی آئی اے پر اجلاس

پچھلے چار سالوں کی طرح قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے ایک بار پھر پی آئی اے کے امور پر اجلاس منعقد کیا۔ نئے ایم ڈی پی آئی اے ائر چیف مارشل (ر) راؤ قمر سلمان نے پی آئی اے کے بزنس پلان، نئے جہازوں کے حصول، ہوائی روٹس اور ان کی معاشی حالت کے بارے میں بریفنگ دی[5]۔

راؤ قمر سلمان نے کہا کہ پی آئی اے کی حالت بدلی جا سکتی ہے لیکن اس کے لیے مشکل فیصلے، سخت محنت اور نظم وضبط قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ نظام میں کو زیادہ موثر بنایا جا سکے۔ کمیٹی نے پی آئی اے انتظامیہ کو ائر لائن کی بہتری کے لیے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی[6]۔

3 مئی 2012: پی آئی اے اور حج آپریشن پر اجلاس

سال کا دوسرا اجلاس ایک بار پھر پی آئی اے کے معاملات پر ہوا۔ کمیٹی کو حج آپریشن، پی آئی اے کے سال 2012 کے بجٹ اہداف، فلائیٹ آپریشنز کی اہم جزیات، ٹریفک پلان، استعداد کار اور معاشی تخمینوں کے بارے میں بریفنگ دی گئی[7]۔

20 جون 2012: پی آئی اے پر اجلاس

20 جون 2012 کو قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے ایک اور اجلاس پی آئی اے کے امور پر کیا۔ کمیٹی نے پی آئی اے کی مالی حالت اور اس کے افسران کو دی جانے والی بھاری تنخواہوں اور مراعات پر تشویش کا اظہار کی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کمیٹی نے پی آئی اے انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ ڈپٹی ایم ڈی کے کنٹرکٹ کو ختم کر دے جو گزشتہ چار سال سے 50 ہزار ڈالر ماہانہ ٹیکس فری تنخواہ لے رہا ہے[8]۔

کمیٹی ممبران نے نوٹ کیا کہ ڈپٹی ایم ڈی سیانی کی تنخواہ 4.6 ملین روپے ماہانہ سے زیادہ بنتی ہے کیونکہ اس کا انکم ٹیکس ائر لائن ادا کر رہی ہے۔ "اب ہم پی آئی اے کی موجودہ مالی حالت کی وجوہات کا اندازہ لگا سکتے ہیں"۔ مسلم لیگ ن کی رکن بیگم عشرت اشرف نے کہا، انہوں نے مزید اضافہ کیا "اس سے پی آئی اے انتظامیہ اور حکومت کی قومی ائر لائن کی حالت میں بہتری لانے میں سنجیدگی نظر آ رہی ہے"۔

کمیٹی کو بتایا گیا کہ پی آئی اے مسافروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے طیارے کرایے پر لے رہی ہے۔ کمیٹی ممبران نے چھ ماہ قبل پیش کی گئی ڈیل کے قواعد وضوابط پر سوال اٹھائے۔

27 ستمبر 2012: سول ایوی ایشن اتھارٹی پر اجلاس

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے چیئر پرسن عذرا فضل پیچوہو کی صدارت میں پی آئی اے ہیڈ کوارٹر میں 27 ستمبر 2012 کو اجلاس کیا جس میں سول ایوی ایشن اتھارٹی کے امور کا جائزہ لیا گیا۔ کمیٹی نے سول ایوی ایشن اتھارٹی کو ہدایت کی کہ وہ زمین کی لیزنگ پالیسی اور لیز پر دی گئی زمینوں کی مکمل تفصیلات پیش کرے۔ کمیٹی نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ سول ایوی ایشن اتھارٹی کی زمینوں پر ملٹی نیشنل کمپنیوں نے قبضے کر رکھے ہیں[9]۔

20 نومبر 2012: سی اے اے پر اجلاس

20 نومبر 2012 کو قائمہ کمیٹی برائے دفاع کا اجلاس چیئر پرسن ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو کی صدارت میں ہوا جس میں 27 ستمبر 2012 کو ہونے والے اجلاس میں پی آئی اے، سی اے اے اور وزارت دفاع کو دی گئی تجاویز پر عملدر آمد کا جائزہ لیا گیا۔

کمیٹی نے ایم ڈی پی آئی اے کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے اور گزشتہ اجلاس میں کیے گئے وعدوں کو پورا نہ کرنے کا نوٹس لیا۔ کمیٹی نے پی آئی اے کو ہدایت کی کہ وہ سول ایوی ایشن اتھارٹی کے تمام واجبات ادا کرے۔ کمیٹی نے ڈی جی سول ایوی ایشن کو بھی ہدایت کی کہ بے نظیر ائر پورٹ اسلام آباد اور ملتان ائر پورٹ پر تعمیراتی کام تیز کیا جائے۔ کمیٹی نے ڈی جی سول ایوی ایشن کو یہ بھی ہدایت کی کہ ملک بھر خصوصا کراچی میں سول ایوی ایشن کی زمین قبضہ مافیا سے واگزار کرائی جائے[10]۔

13 دسمبر 2012، پی آئی اے پر اجلاس

13 دسمبر 2012 کو قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے پی آئی اے بکنگ آفس اسلام آباد کے کانفرنس روم میں ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو کی صدارت میں اجلاس منعقد کیا۔

اجلاس کا ایجنڈا درج ذیل ہے:

i۔ پی آئی اے کے نئے طیاروں کی خریداری
ii۔ اسلام آباد آنے والی پی آئی اے کی فلائیٹ پی کے 308 میں 2 دسمبر کو آگ لگنے کا واقعہ
iii۔ 27 ستمبر کو پی آئی اے سے متعلق کمیٹی کی تجاویز پر عملدرآمد کا جائزہ[11]

قائمہ کمیٹی کو نئے طیاروں کی خریداری پر ایم ڈی پی آئی اے کی جانب سے بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ پی آئی اے کی حالت میں بہتری کے لیے نئے طیاروں کی خریداری بہت ضروری ہے۔ چھوٹے روٹس پر اے ٹی آر طیارے چلائے جائیں گے تاکہ جنوبی پنجاب، سندھ اور شمالی علاقوں کو سہولت دی جاسکے۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ٹینڈر جاری کرتے ہوئے پیپرا قوانین کا مکمل خیال رکھا گیا ہے اور ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کو بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

اسلام آباد آنے والی پی آئی اے کی فلائیٹ پی کے 308 میں 2 دسمبر کو آگ لگنے کا واقعے سے متعلق کمیٹی کو بتایا گیا کہ بہت سی غلط معلومات پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں پھیلائی گئی۔ جہاز کے کسی انجن میں آگ نہیں لگی۔ انجن سٹارٹ نہیں ہوا جس کے بعد یہ ساری خبریں میڈیا میں چلیں۔

کمیٹی نے ایم ڈی پی آئی اے کو Sacked Employees Reinstatement Act کے تحت ملازمین کی بحالی کے لیے قائمہ کمیٹی کی تجاویز پر عملدرآمد کے لیے 24 گھنٹے کا وقت دیا جس کے بعد انہیں شوکاز نوٹس جاری کیا جائے گا اور معاملہ قائمہ کمیٹی برائے قواعد وضوابط واستحقاق کے پاس بھیج دیا جائے گا۔

06 فروری 2013: سیکریٹری دفاع کی قائمہ کمیٹی کو دفاعی تنصیبات پر حملوں پر بریفنگ

دس ماہ میں چھ اجلاس پی آئی اے اور سی اے اے پر منعقد کرنے کے بعد قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے 6 فروری 2013 کو دفاعی تنصیبات پر حملوں اور سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس منعقد کیا۔

سیکریٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) آصف یاسین ملک نے کمیٹی کو ان کیمرہ بریفنگ دی۔ میڈیا اطلاعات کے مطابق کمیٹی کو بتایا گیا کہ 2009 سے اب تک دفاعی تنصیبات کو 16 مرتبہ نشانہ بنایا گیا، آخری حملے کامرہ اور پشاور ائر پورٹ پر ہوئے[12]۔

سیکریٹری دفاع نے کمیٹی کو بتایا کہ کامرہ ائر بیس پر حملے میں ایک اواکس طیارہ تباہ ہوا اور دس حملہ آور مارے گئے۔

آصف یاسین ملک نے یہ بھی بتایا کہ پشاور ائر پورٹ پر چاروں طرف سے

حملہ کیا گیا لیکن خوش قسمتی سے تنصیبات محفوظ رہیں۔

بریفنگ میں سیکریٹری دفاع کا کہنا تھا کہ تمام دفاعی تنصیبات کے گرد کوئیک ریسپانس فورس تعینات کر دی گئی ہے اور ان حملوں میں ملوث آرمی کے جوانوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

27فروری 2012: دفاعی تنصیبات پر سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے 27فروری 2013 کو دفاعی تنصیبات پر سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لینے، کراچی ائرپورٹ پر امریکی بیس کی تعمیر، ڈی ایچ اے بل اور بحریہ ٹاؤن کے امور پر اجلاس منعقد کیا۔

اطلاعات کے مطابق اجلاس میں سیکریٹری دفاع نے اس بات کی تردید کی کہ امریکی آرمی کی انجینئرنگ کور کو کراچی ائرپورٹ پر انسداد منشیات آپریشنز کے لیے ٹیکنیکل کمانڈ اینڈ آپریشنل سینٹر کی تعمیر کی اجازت دی گئی ہے۔

انہوں نے قانون سازوں کو بتایا "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وزارت دفاع کی جانب سے امریکی فوج کو کراچی ائرپورٹ پر بیس تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی"۔ سیکریٹری دفاع نے کہا کہ کراچی ائرپورٹ پر ایسی کسی تعمیر کے لیے آن لائن اشتہار میں اظہار دلچسپی مانگنے کی تحقیقات کی جارہی ہیں[13]۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ دفاعی تنصیبات پر حملوں کے خطرے کے پیش نظر سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی تنصیبات خصوصاً نیوی اور ائرفورس کی تنصیبات پر حملوں کا شدید خطرہ تھا جس پر ان کی حفاظت کے لیے آرمی کے کمانڈوز کو تعینات کر دیا گیا ہے۔

کمیٹی کو بتایا گیا کہ بحریہ ٹاؤن رئیل اسٹیٹ گروپ اس نام کو غیر قانونی طور پر استعمال کر رہا ہے۔ کمیٹی کی جانب سے بیان میں کہا گیا "بحریہ کا نام عارضی طور پر اسٹے آرڈر پر استعمال کیا جا رہا ہے اور اس پر قانونی کارروائی ہو سکتی ہے"۔ کمیٹی نے وزارت دفاع کو ہدایت کی کہ وہ بحریہ فاؤنڈیشن کو بحریہ ٹاؤن انتظامیہ کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں مدد فراہم کریں۔ کمیٹی نے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اسلام آباد بل 2013 کی بھی منظوری دی۔

7مارچ 2013: سی اے اے پر اجلاس

7مارچ 2013 کو قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے سول ایوی ایشن اتھارٹی کے امور پر ایک اور اجلاس منعقد کیا۔ کمیٹی نے ائرپورٹ سیکورٹی فورس کے سینئر اہلکار کی سکھر ائرپورٹ پر فروری میں ہلاکت کے معاملے کا جائزہ لیا۔ کمیٹی نے سول ایوی ایشن اتھارٹی کی بظاہر لاپرواہی کا سخت نوٹس لیا جس نے اے ایس ایف کے افسر کی ہلاکت کے ذمہ دار پی آئی اے کے پائلٹ کے خلاف کارروائی نہیں کی۔

کمیٹی نے اس سلسلے میں سول ایوی ایشن اتھارٹی کے کردار پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جبکہ ڈی جی سی اے اے اپنے محکمے کا دفاع کرنے میں ناکام رہے اور یہی کہتے رہے کہ "پائلٹ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی"۔ نوابشاہ میں اے ایس ایف کے کمانڈنگ آفیسر تنویر احمد خان 21فروری 2013 کو سکھر ائرپورٹ پی آئی اے کی تربیتی اکیڈمی کے طیارے کا پراپلر لگنے سے جاں بحق ہو گئے تھے۔

بریفنگ کے دوران خالد چوہدری کے تسلیم کیا کہ پائلٹ کی غلطی تھی اور اے ایس ایف کے افسر کی ہلاکت لاپرواہی کے باعث ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ "ہم سخت کارروائی کریں گے" لیکن انہیں کمیٹی چیئرپرسن کی جانب سے سرزنش کی گئی" کب، اگلے سال؟ یا اس کے بھی بعد؟ آپ کب کارروائی کریں گے؟ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ سول ایوی ایشن اتھارٹی کے دعوے ہوا

میں ہوتے ہیں اور ان میں کوئی عملیت نہیں ہوتی"۔

ڈاکٹر عذرا کی جھاڑ پر میں ڈی جی سی اے اے کوئی واضح جواب نہ دے سکے انہوں نے منمناتے ہوئے کہا" تحقیقات جاری ہیں" جس کے جواب میں کمیٹی نے چیئر پرسن کا کہنا تھا" میرے خیال میں یہ آنے والے سالوں میں مکمل ہوں گی"۔

انہوں نے ڈی جی سول ایوی ایشن کو وارننگ دی کہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔

جدول 4: قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاسوں پر ایک نظر

نمبر	تاریخ	زیر بحث معاملات
1	3اپریل 2012	i۔ پی آئی اے پر اجلاس
2	2مئی2012	i۔ پی آئی اے اور حج آپریشن پر اجلاس
3	20جون2010	i۔ پی آئی اے پر اجلاس
4	27ستمبر2012	i۔ سی اے اے پر اجلاس
5	20نومبر2012	i۔ سی اے اے پر اجلاس
6	13دسمبر2012	i۔ پی آئی اے پر اجلاس
7	06فروری2013	i۔ دفاعی تنصیبات پر حملے ii۔ سیکورٹی انتظامات کا جائزہ
8	27فروری2013	i۔ دفاعی تنصیبات پر سیکورٹی انتظامات کا جائزہ ii۔ کراچی ائیر پورٹ پر امریکی بیس کی تعمیر iii۔ ڈی ایچ اے بل2013 iv۔ بحریہ ٹاون میں پاک نیوی کے نام کا استعمال
9	7مارچ 2 013	i۔ سی اے اے پر اجلاس

اختتامیہ

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی پانچ سال میں دفاع اور قومی سلامتی پر موثر پارلیمانی نگرانی کے اعتبار سے کچھ خاص کارکردگی نہیں دکھا سکی۔

گزشتہ پارلیمانی سال میں (مارچ 2012 - مارچ 2013) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے 9 اجلاس منعقد ہوئے۔ پانچ سالوں میں کمیٹی نے 45 اجلاس منعقد کیے جس کی فی سال اوسط 9 بنتی ہے۔

ان 45 اجلاسوں میں سے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے 9 اجلاس پی آئی اے کے امور پر کیے، 9 اجلاس میں مختلف بلوں کا جائزہ لیا گیا، 6 اجلاس سول ایوی ایشن اتھارٹی کے معاملات پر ہوئے، مختلف دفاعی اداروں کے 5 دورے کیے گئے، 4 اجلاس مختلف دفاعی تنصیبات پر حملوں کے تناظر میں ہوئے، دو اجلاس بلوچستان، دو انسداد دہشت گردی کی پالیسی کا جائزہ لینے، ایک سوات میں فوجی آپریشن اور ایک اجلاس دفاعی بجٹ کا جائزہ لینے کے لیے منعقد کیا گیا۔

ایک اور مایوس کن عنصر یہ ہے کہ اس سال کمیٹی نے دفاعی بجٹ کا جائزہ نہیں لیا جبکہ چوتھے پارلیمانی سال میں اس نے دفاعی بجٹ کا جائزہ لیا تھا۔ اپنی پانچ سالہ مدت کے دوران قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے صرف ایک بات دفاعی بجٹ کا جائزہ لیا۔

اس مدت کے دوران، قائمہ کمیٹی نے مسلح افواج اور ذیلی اداروں سے بریفنگس لیں اور جی ایچ کیو، ائر ہیڈکوارٹر اور نیول ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا۔ سیکریٹری دفاع نے بھی کمیٹی کو دفاعی تنصیبات پر حملوں اور سیکورٹی اداروں کی جانب سے جوابی کارروائی پر بریفنگ دی۔

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے گزشتہ سال کی کارکردگی کے تجزیے کی طرح اس سال بھی کمیٹی کی کارکردگی میں کچھ خاص قابل ستائش بات نہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے تجویز کردہ اصلاحات آج بھی لاگو ہوتی ہیں کیونکہ ان پر کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی۔

اس جائزے سے سامنے آنے والے کچھ اہم موضوعات درج ذیل ہیں:

دفاع پر موثر نگرانی: پارلیمان اور پارلیمانی کمیٹیوں کو انتظامیہ کے ساتھ مل کر قابل بھروسہ سویلین متبادل فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کے اجلاسوں کی تعداد سے قطع نظر، تجزیے میں یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ ان کمیٹیوں نے منتخب حکومت کو ملک کی سیکورٹی اور دفاع سے متعلق پالیسوں پر اثر انداز ہونے کیلئے کس حد تک معاونت فراہم کی۔ " کمیٹی کو مسلح فواج کا احتساب نہ کرنے اور رپورٹس ایوان میں پیش نہ کرنے پر مباحثے کے فورم"[15] کا بھی خطاب ملا، تاہم، اس کے باوجود، اس کمیٹی نے دفاع کے امور پر نگرانی میں کچھ کامیابیاں ضرور حاصل کی ہیں۔

انٹیلی جنس اداروں پر نگرانی: یہ پارلیمانی جمہوری نظام کی بنیاد ہے کہ منتخب نمائندے عوامی رقم استعمال کرنے والے تمام حکومتی اداروں کا احتساب کرے۔ انٹیلی جنس اداروں کو اس قانون سے استثناء نہیں مل سکتی۔ انٹیلی جنس اداروں کے پاس معلومات کے حصول کے وسیع اختیارات ہوتے ہیں جن تک معاشرے کے عام افراد کی رسائی نہیں ہوتی[16]۔ پاکستان میں انٹیلی جنس اداروں کے کردار کے لیے قانونی فریم ورک کی تشکیل اور پارلیمانی نگرانی کا عوامی مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ چونکہ انٹیلی جنس ادارے پاکستان کے سٹریٹجک اثاثے ہیں اس لیے عوام سختی سے محسوس کرتے ہیں کہ انٹیلی جنس ادارے اپنے دائرہ کار کے اندر رہ کر کام کریں اور سیاسی مداخلت سے گریز کریں۔ پلڈاٹ جیسے شہری تنظیمیں مطالبہ کرتی رہی

ہیں کہ پارلیمنٹ کو اپنی نگرانی کا دائرہ انٹیلی جنس اداروں تک بھی بڑھانا چاہیے۔ برطانیہ کی مثال پاکستان کے خصوصی اہمیت کی حامل ہے جہاں ایک خصوصی پارلیمانی کمیٹی (انٹیلی جنس اینڈ سیکورٹی کمیٹی) انٹیلی جنس اداروں کی پالیسی، انتظام اور اخراجات کا جائزہ لیتی ہے[17]۔ پہلے اقدام کے طور پر یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ کی دفاع سے متعلقہ کمیٹیاں انٹیلی جنس پر سب کمیٹی قائم کریں یہ اقدام ابھی تک نہیں اٹھایا گیا۔

دفاعی بجٹ کا جائزہ: سینیٹ قائمہ کمیٹی برائے دفاع و دفاعی پیداوار نے2006 سے ہر سال دفاعی بجٹ ایوان میں پیش ہونے سے قبل اس کے جائزے کی روایت قائم کی ہے تاہم کمیٹی نے دفاعی بجٹ پر ایوان میں کوئی رپورٹ کبھی پیش نہیں کی۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع نے اپنی پانچ سالہ مدت میں صرف ایک بار دفاعی بجٹ کا جائزہ لیا ہے۔ بھارت میں قائمہ کمیٹی برائے دفاع ہر سال باقاعدگی سے دفاعی بجٹ کا جائزہ لیتی ہے اور اس کی رپورٹ لوک سبھا میں پیش کرتی ہے۔ اگرچہ قانونی اور تیکنیکی اعتبار سے قائمہ کمیٹی کی تجاویز منظور کرنا ضروری نہیں لیکن بھارتی حکومت ان میں سے بیشتر پر عملدرآمد کرتی ہے۔ کمیٹی ہر سال بجٹ پیش ہونے سے قبل مطالبات زر کا تفصیلی جائزہ لیتی ہے اور ان کی تفصیلات کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ عوامی معلومات کے لیے رپورٹ کی شکل میں شائع کی جاتی ہیں۔ قائمہ کمیٹی ان رپورٹس کی مدد سے دفاعی بجٹ کو صحیح تناظر میں پیش کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ شائع شدہ رپورٹس کی وجہ سے دفاعی بجٹ سازی کے عمل کی معلومات عوام کو دستیاب ہوتی ہیں۔[18]

ریفرنس

1. The IPU-DCAF Handbook on Parliamentary Oversight of the Security Sector: Principles, Mechanisms and Practices (2003): http://www.ipu.org/PDF/publications/decaf-e.pdf

2. Mushahid Hussain Sayed, Parliamentary Oversight of Security Sector in Pakistan, Background Paper, PILDAT (October 2010):http://www.pildat.org/publications/publication/cmr/pildatbpparliamentaryoversightofthesecuritysectorinpakistanoctober2010.pdf

3. Rules of Procedures and the Conduct of Business in the National Assembly of Pakistan, National Assembly of Pakistan

4. Members of standing committee on Defence, http://na.gov.pk/en/cmen.php?comm=Ng

5. NA body on defence felicitates Qamar Suleman as PIA MD, Daily Times, April 04, 2012, http://www.dailytimes.com.pk/default.asp?page=2012%5C04%5C04%5Cstory_4-4-2012_pg5_8

6. Ibid

7. NA defence body asks PIA for proper operation of Haj flight, The News, May 03, 2012, http://www.thenews.com.pk/Todays-News-13-14327-NA-defence-body-asks-PIA-for-proper-operation-of-Haj-flight

8. Committee orders removal of PIA's deputy MD, Dawn, June 21, 2012, http://dawn.com/2012/06/21/committee-orders-removal-of-pias-deputy-md/

9. NA body directs CAA to give detail of land leasing policy, APP, September 27, 2012, http://app.com.pk/en_/index.php?option=com_content&task=view&id=209795

10. National Assembly Standing Committee on Defence Meets, National Assembly Press Release, November 20, 2012, http://na.gov.pk/en/pressrelease.php?content=103#493

11. Meeting of National Assembly Standing Committee on Defence held, National Assembly Press Release, December 13, 2012, http://na.gov.pk/en/pressrelease.php?content=103

12. 16 defence installations attacked since 2009, The News, February 07, 2013, http://www.thenews.com.pk/article-86977-16-defence-installations-attacked-since-2009:-Defence-Secretary-

13. Military not to interfere in polls: defence secretary, Dawn, February 28, 2013, http://dawn.com/2013/02/28/military-not-to-interfere-in-polls-defence-secretary/

14. NA defence panel grills DG CAA for inefficiency, The Nation, March 08, 2013, http://www.nation.com.pk/pakistan-news-newspaper-daily-english-online/national/08-Mar-2013/na-defence-panel-grills-dg-caa-for-inefficiency

15. Muhammad Ziauddin, Parliament's Quest for Oversight on Defence in Pakistan, ,Issue Paper, PILDAT (January 2012): http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/ParliamentsQuestforQversightOnDefenceinPakistan-CMR.pdf

16. Mr. Shahid Hamird, Democratic Control of Intelligence Services in Pakistan, Issue Paper, PILDAT (September 2012): http://www.pildat.org/Publications/publication/CMR/DemocraticControlofIntelligenceServicesinPakistan_PILDATIssuePaper.pdf

17. The UK Intelligence and Security Committee (ISC) is a special committee of the House of Commons. The Prime Minister, in consultation with the leaders of the two main opposition parties, appoints the ISC members. The Committee reports directly to the Prime Minister, and through him to Parliament, by the publication of the Committee's reports. The Members are subject to Section 1(b) of the Official Secrets Act 1989 and have access to highly classified material in carrying out their duties. The Committee takes evidence from Cabinet Ministers and senior officials – all of which is used to formulate its reports. For details, please see: Pakistan Parliamentary Defence Committee Delegation Study Tour To United Kingdom: PILDAT Report, (May 2009): http://www.pildat.org/publications/publication/ils/ukstudyvisitapril2009report.pdf

18. Amiya Kumar Ghosh, How to Review the Defence Budget: the Case of Indian Parliamentary Committee on Defence, Background Paper, PILDAT, (June 2009): http://www.pildat.org/Publications/publication/budget/howtoreviewdefencebudget_20-06-09.pdf

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

اسلام آباد آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org